واقفات نو بچیوں کے ساتھ مجلس سوال جواب

اس Presentation کے بعد پروگرام کے مطابق واقفات نو بچیوں نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عطا فرمائے۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر ہماری شادی ایسے لڑکے سے ہوتی ہے جو وقف نہیں ہے تو شادی کے بعد ہم کس طرح اپنا وقف قائم رکھ سکتی ہیں؟

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب بھی رشتہ ہو تو جس طرح مرد کو حکم ہے کہ ایسی لڑکی تلاش کرو جو دیندار ہو۔ اِسی طرح لڑکیوں کو بھی دینداری دیکھنی چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے فرمایا ہے کہ نہ دنیا دیکھو، نہ دولت دیکھو، نہ خاندان دیکھو، نہ خوبصورتی دیکھو۔ بلکہ دینداری دیکھو۔ اور اگر خاوند وقفِ نو ہو اور دیندار بھی ہو تو آپ کو دین کی خدمت کرنے سے نہیں روکے گا۔ جس ماحول میں ہو وہاں خدمت کرسکتی ہو۔ لجنہ کے ذریعے سے خدمت کی جاسکتی ہے۔ پھر تبلیغ کی خدمت ہے۔ اگر تم Linguist ہو تو جماعتی لٹریچر کے ترجمہ کی خدمت کرسکتی ہو۔ اگر ڈاکٹر ہو تو اپنے خاوند کو کہہ سکتی ہو کہ کچھ عرصہ کیلئے وقف کردیں۔ جس طرح بعض لڑکیاں وقف ہیں اُن کے خاوند بھی اُن کے ساتھ چلے گئے اور دونوں کام کر رہے ہیں۔ اگر جماعت 24 گھنٹے کیلئے کہے تو پوری طرح وقف کرکے Main Stream جماعت کے وقف کا سسٹم ہے اُس میں آجاؤ پھر جماعت کوئی نہ کوئی حل نکال لے گی۔ اور اگر یہ نہیں ہے تو جس جگہ تم لوگ بیٹھے ہو، اُسی جگہ بیٹھ کر خدمت کرتے رہو۔ تبلیغ سے تو کسی نے نہیں روکا اور نہ ہی دعائیں کرنے سے۔ ہاتھ سے کام کرنے سے، لٹریچر کا ترجمہ کرنے سے تو کسی نے نہیں روکا ہے۔ اور نہ لجنہ کے کام سے کسی نے روکا ہے۔ عبادت کرنے سے نمازیں پڑھنے سے کسی نے نہیں روکا۔ یہ سب کام تو آپ کرسکتی ہیں۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور جب آپ چھوٹے تھے تو کس اسکول میں پڑھتے تھے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ سکول اب بند ہو چکا ہے۔ اب تم وہاں نہیں جاسکتی۔ اُس زمانہ میں ربوہ میں ایک نیا 'فضلِ عمرؔ' سکول کھلا تھا۔ ربوہ میں تھوڑے سے گھر ہوتے تھے۔ وہ جماعتی اسکول تھا۔ میں اس میں پڑھتا تھا اور میرے خیال میں مَیں اس اسکول کا پہلا اسٹوڈنٹ تھا۔ پھر بعد میں وہ اسکول بند ہوگیا تھا کیونکہ گورنمنٹ نے Nationalize کرلیا تھا اور وہ دوسرے سکول میں Merge ہوگیا۔

❁......ایک اور بچی نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وفات کے وقت آخری الفاظ کیا تھے؟

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضور علیہ السلام آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کو ہی یاد کرتے تھے۔ یا اللہ یا اللہ ہی کہتے تھے۔ پہلے طبیعت خراب تھی اور اُس وقت فجر کا وقت تھا لیکن جب ذرا سا ہوش آتا تو فرماتے کہ 'کیا فجر کی نماز کا وقت ہوگیا ہے؟' تو جو ساتھ تھے وہ کہتے تھے جی ہوگیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وضو تو نہیں کر سکتے تھے مگر تیمّم کرکے نماز کے لئے نیت باندھتے تھے اور تھوڑی سی نماز پڑھتے تھے اور غنودگی، بے ہوشی سی ہو جاتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہوش آتی تو پھر نماز کا پوچھتے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے۔ جس طرح ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اللہ کو یاد کرتے ہوئے گئے تھے اُسی طرح آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے اللہ کو یاد کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور آپ جو انگوٹھی پہنتے ہیں ''مولا بَس'' جو الہام ہے۔ یہ الہام کس رنگ میں پورا ہوا تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ الہام تو پورا ہوتا چلا جارہا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مولا بَس کردے۔ اس کا مطلب اسی طرح ہے جیسے ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہ'' کا ہے۔ یعنی اللہ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔ ہر کام کی انتہا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر چیز کا آخر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی لکھا ہے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تشریح بھی فرمائی ہے کہ یہ الہام اُسی رنگ میں پورا ہوتا ہے جس طرح ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہ'' ہے۔ کسی نے شعر کہا تھا کہ

'مجھ کو بَس ہے میرا مولا، میرا مولا مجھ کو بَس'

'کیا خدا کافی نہیں ہے' کی شہادت دیکھ لی۔

میری خلافت کے بعد میرے پاس ہی دو انگوٹھیاں تھیں، ایک جو سبز ہے یہ مولا بس اور جو براؤن ہے یہ الیس اللہ والی ہے۔ پس اس پر انہوں نے یہ شعر بنادیا کہ ''مجھ کو بَس ہے میرا مولا، میرا مولا مجھ کو بَس ____ کیا خدا کافی نہیں ہے کی شہادت دیکھ لی۔'' جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ ہی مجھ کو کافی ہے۔ اور آگے پھر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا ترجمہ کردیا کہ 'کیا خدا کافی نہیں ہے کی شہادت دیکھ لی۔' یعنی اللہ تعالیٰ کا اظہار دیکھ لیا ہے بلکہ روز دیکھتے ہیں اور روز پورا ہو رہا ہے۔ 'مولا بس' بھی اور 'اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہ' بھی۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ واقفاتِ نو میڈیکل اور ٹیچنگ کے علاوہ اور کس طرح جماعت کی خدمت کرسکتی ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے کب کہا ہے کہ صرف میڈیکل اور ٹیچنگ کرو۔ ابھی جو تم نے میرا Reference بیان کیا ہے۔ جو میں نے یوکے کی لجنہ یا اُس سے پہلے ایک اجتماع میں بتایا تھا کہ تم لوگ Linguist بن سکتی ہو، ٹیچنگ کرسکتی ہو، میڈیسن کر سکتی ہو، ریسرچ میں جاسکتی ہو اور بہت ساری چیزیں ہیں۔ عورتوں کو کن چیزوں میں دلچسپی ہوتی ہے؟ اس پر بچی نے جواب دیا کہ اس کو میڈیکل سائنس میں دلچسپی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سائنس میں تو بہت سارے شعبے ہیں۔ اگر ریسرچ میں بھی جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ کوئی حرج نہیں ہے۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب اللہ تعالیٰ ہمیں آزمائشوں میں ڈالتا ہے تو ہمیں کیسے پتہ چلتا ہے کہ ہم اُس آزمائش میں کامیاب ہوئے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا: اگر تم اس آزمائش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دیتی ہو تو اِس کا مطلب ہے کہ کامیاب نہیں ہوئی۔ ہر آزمائش کے بعد جیسا کہ قرآن کریم اور حدیث میں ہے کہ تمہارا ایمان بڑھنا چاہیے۔ ورنہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم مشکلات میں پڑ گئے ہیں لیکن جو ایمان والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان مشکلات سے ہمارا ایمان مزید بڑھ گیا ہے۔ اگر ایمان بڑھتا ہے تو سمجھ لو کہ آزمائش ہے اور تم اُس سے گزر رہی ہو اور کامیاب ہو رہی ہو۔ اور پھر یہ نہیں ہوتا کہ اللہ مستقل آزمائش میں رکھے۔ بلکہ Ultimately پھر اللہ تعالیٰ فضل بھی فرماتا ہے۔ اُس آزمائش میں اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرتی ہو وہ رو کر نکل رہی ہوتی ہے اور لگاتار کرتی چلی جاتی ہو۔ تو اس کا مطلب ہے کہ تمہارا اللہ سے تعلق بڑھ رہا ہے۔ اللہ کے پیار کا اظہار کئی رنگ میں ہو جاتا ہے۔ ضروری تو نہیں ہے اُسی آزمائش کو ختم کرکے ہو۔ بعض دفعہ تسلی دے کر بھی اللہ تعالیٰ اُس آزمائش کو روکتا ہے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور کا کینیڈا کا Tour کیسا جارہا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم بدھ کو آئے تھے اور آج سوموار ہے۔ یعنی 5 دن ہوگئے ہیں۔ اور تم لوگوں نے مجھے پانچ دن تو سانس نہیں لینے دیا۔ کیلگری جاکر دیکھیں گے کہ کیسا جارہا ہے۔

❁......ایک واقفہ نے سوال کیا کہ میڈیکل میں جن جانوروں کو صرف ریسرچ کیلئے پالا جاتا ہے اور پھر اُن کو مختلف تکالیف اور بیماریوں میں مبتلا کرکے میڈیسن کے لئے ریسرچ کرتے ہیں اور پھر اُن کو مار دیتے ہیں۔ تو یہ کس حد تک جائز ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمہارے خیال میں خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے پیاری کون سی مخلوق ہے؟ انسان ہی ہے نا؟ اور اگر تمہارے پاس دو چوائسز (choices) ہوں اور ان دو چوائسز میں فائدہ نہ ہو بلکہ نقصان ہو رہا ہو۔ ایک میں کم نقصان ہو اور ایک میں زیادہ نقصان ہو تو تم کس چوائس کو لوگی؟ تم کم نقصان والے کو لوگی اور زیادہ نقصان والے کو چھوڑ دو گی چاہے اُسے ختم کرنا پڑے۔ تو اِسی لئے جو انسان کو اشرف المخلوقات کہتے ہیں یعنی Best of the Creations۔ اسلئے اُس کی خاطر چھوٹی چیزیں قربان کردیتے ہیں۔ جو تم روزانہ گوشت کھاتی ہو، مرغیاں بھی اور بکریاں بھی اور Lambs بھی، اور جو بیف وغیرہ کھاتی ہو۔ Cattle Heads ہزاروں بلکہ ملینز کی تعداد میں قتل ہو رہے ہیں تو پھر اُن کو بھی کھانا چھوڑ دو۔ لہٰذا ریسرچ کیلئے اور For the benefits of the Human beings اگر تم جانور قربان کرنا چاہو تو کرسکتی ہو۔

❁......ایک واقفہ نے یہ سوال کیا کہ اولاد کی تربیت میں کس چیز پر سب سے زیادہ زور دینا چاہیے یعنی سب سے زیادہ ضروری کیا چیز ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دعا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ لوگ بچوں کو روکتے رہتے ہیں اور ٹوکتے رہتے ہیں کہ یہ کرو وہ کرو، اِدھر جاؤ، اُدھر جاؤ، یا چپیڑ لگادی۔ ہمارے معاشرہ میں اِسی طرح ہے۔ جب دَس گیارہ سال تک بچہ صحیح طرح بولنے نہیں لگ جاتا اُس وقت تک چپیڑیں مارتے رہتے ہیں۔ پھر جب وہ Teen Age میں ماں کو کہتا ہے کہ میں پولیس میں رپورٹ کروں گا تب ماں باپ رُکتے ہیں۔ تو اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ زیادہ روک ٹوک نہ کیا کرو۔ زیادہ سمجھاؤ اور دعا کرو۔ کل میں نے ایک حوالہ رکھا ہوا تھا بلکہ میں نے اُس کو پڑھنا تھا لیکن لمبا ہو رہا تھا اسلئے چھوڑ دیا۔ اُس میں بھی یہی تھا کہ اولاد کی تربیت کرنی ہے تو پہلی چیز یہ ہے کہ بجائے مارنے دھاڑنے کے دعا کرو۔ دوسرے نمبر پر پھر اپنا نمونہ قائم کرو۔ اگر ماں اور باپ گھر میں تو نمازیں نہیں پڑھ رہے اور بچوں کو کہتے ہیں کہ نمازیں پڑھو، قرآن پڑھو اور خود کبھی صبح اُٹھ کر تلاوت نہیں کی۔ خود دین کی کتابیں نہیں پڑھتے رات کو بیٹھ کر ٹی وی پروگرامز دیکھتے ہیں۔ پتہ نہیں یہاں ہے کہ نہیں مگر یورپ میں تو ٹی وی پروگرامز سے پہلے وارننگ آتی ہے کہ یہ پروگرام بچوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھیں اور یہ پروگرامز بچوں کو نہیں دکھانے۔ اُن میں بُرائی ہوتی ہے تو وہ وارننگ دیتے ہیں۔ ایک احمدی کو تو ویسے ہی ان

پروگرامز کو نہیں دیکھنا چاہیے لیکن بچہ اگر رات کو اُٹھ کر ماں باپ کو وہ پروگرامز دیکھتے ہوئے دیکھ لے جس سے اُس کو منع کرتے ہیں تو اُس پر کیا اثر ہوگا۔ یعنی پہلے خود نمونہ قائم کرو۔ اور تیسری چیز یہ ہے کہ گھر میں ماں باپ کو کبھی نظامِ جماعت کے خلاف باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ بچے وہ باتیں سُن لیتے ہیں اور پھر نظام کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ اگر چھوٹی موٹی شکایتیں ہیں تو صدر لجنہ کو بتا دو اور اگر بہت زیادہ شکایتیں ہیں تو مجھے بتا دو۔

🏵..... ایک بچی نے سوال کیا کہ افغانستان میں امن قائم کرنے کے متعلق کیا کرنا چاہیے؟ کیا Strategy اپنانی چاہیے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

Strategy تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سو سال پہلے بتا دی تھی جب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا کہ سرزمین کابل اللہ تعالیٰ کی نظر سے گر گئی ہے۔ یہ سب کچھ اُسی واقعہ کے نتائج ہیں جو اب تک چلتے چلے جا رہے ہیں۔ باقی طالبان آتے ہیں یا نہیں آتے یہ بعد کی بات ہے۔ ابھی جو گورنمنٹ ہے اور بڑی لبرل گورنمنٹ کہلاتی ہے اس کے متعلق پچھلے دو تین دنوں کی اگر خبریں سنو تو پتہ چلے کہ انہوں نے عورتوں کے حقوق کے متعلق کوئی لاء (Law) پاس کرنا تھا۔ اس میں بحث ہوئی اور وہ Reject ہو گیا۔ تو پھر ان میں اور طالبان میں فرق کیا ہوا؟ جہاں اسلام کے مطابق بھی عورت کو آزادی نہیں دینی، وہاں آزادی تو نہ ہوئی۔ وہاں ابھی بھی مُلّاں کا زور ہے۔ افغانستان کا ایک حصہ ابھی بھی طالبان کے پاس ہے اور وہاں ان کا زور ہے۔ Russia ذرا کھل کر آیا تھا اور کھل کر جنگ ہوئی اور وہ مار کھا کر واپس چلا گیا۔ ان اکٹھی طاقتوں نے مل کر آہستہ آہستہ آنے کی کوشش کی، ان (افغانستان) کی گورنمنٹ کو ملانے کی کوشش کی اسلئے اتنی زیادہ مار نہیں کھا رہے۔ لیکن بلینز ڈالرز لٹا کر اور آگ لگا کر واپس آجائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک مثال ہے کہ کوئی آدمی ہوٹل گیا۔ اُس کی جیب میں بارہ آنے تھے۔ (پاکستان میں اُس وقت ایک آنہ میں چار پیسے ہوا کرتے تھے۔) تو وہ آدمی ہوٹل میں گیا اور وہاں جا کر کھانے کا آرڈر دینے لگا۔ جیسے ہمارے ہوٹل ہوتے ہیں اُسی طرح بیرا نے آکر پوچھا کہ کیا کھاؤ گے؟ بھنڈی، گوشت، دال فلاں فلاں؟ اسی دوران وہ پانی پینے لگا اور اُس سے شیشے کا گلاس گر کر ٹوٹ گیا تو وہ پریشان ہو گیا اور بیرا نے کہا کہ گلاس کے پیسے تو دینے پڑیں گے۔ اُس آدمی نے پوچھا کہ گلاس کی کتنی قیمت ہے تو بیرا نے کہا کہ بارہ آنے۔ تو وہ آدمی بیچارہ بھوکا ہی اُٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔ وہاں اڈوں وغیرہ پر جو ہوٹل ہوتے ہیں تو ان میں ہوٹل کا مالک مین دروازہ پر ہی بیٹھا ہوتا ہے اور خود ہی روٹی سالن وغیرہ ڈال کر دیتا ہے اور بل کے پیسے بھی وہی لیتا ہے۔ بیرا دور سے آواز دے دیتا ہے کہ جس نے کھانا کھایا ہے اس آدمی سے اتنے پیسے لے لو۔ جب وہ آدمی پیسے دینے پہنچا تو بیرا نے آواز دی کہ اس نے کھایا پیا کچھ نہیں لیکن بارہ آنے کا گلاس توڑا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو ایسے ہی یہ یورپین ہوں یا امریکن ہوں ان کو افغانستان سے ملنا کچھ نہیں۔ یہ اپنی جانیں ضائع کر کے ہزاروں آدمیوں کو مروا کر ٹریلینز ڈالرز خرچ کر کے واپس آجائیں گے اور افغانستان ویسے ہی طالبان کے پاس رہے گا۔ کیونکہ اُن پر لعنت پڑی ہوئی ہے۔

🏵..... ایک بچی نے سوال کیا کہ ڈاکٹرز ہمیں کہتے ہیں کہ ہمارے جسم کیلئے ورزش بہت ضروری ہے اور ہم لوگ کہتے ہیں کہ نماز بھی ایک Exercise ہے۔ اس کو ہم سائنسی طور پر کس طرح ثابت کر سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو ورزش نہ کرنے کا بہانہ ہے کہ ہم نے نماز پڑھ لی تو ہماری ورزش ہو گئی۔ مَیں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور ورزش بھی کرتا ہوں۔ نماز تو ایک ہلکی پھلکی ورزش ہے جو مختلف وقتوں میں مل جاتی ہے لیکن یہ کہنا کہ ہم نے یہ ورزش کر لی اور دوسری نہیں کرنی، ٹھیک نہیں ہے۔ اگر تم اسی طرح کرتی رہی تو شادی کے بعد تم Over Weight ہو جاؤ گی۔ ورزش ضروری ہے اور نماز ایک ہلکی پھلکی ورزش ہے جو انسان کو چست رکھتی ہے۔ عورتوں کا Structure ہی ایسا ہوتا ہے اور قدرتی طور پر ان کا وزن بڑھتا ہے اسلئے عورتوں کو زیادہ ورزش کرنی چاہیے۔ اتنی کہ اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھ سکیں۔ ویسے یو کے میں ہمارا ایک نوجوان اس بات پر ریسرچ کر رہا ہے کہ نماز کے مختلف حصے انسان کو چست رکھتے ہیں۔ لیکن عورتوں میں عادت ہو جاتی ہے کہ جب وزن بڑھ جاتا ہے تو کچھ عرصہ بعد بیٹھ کر نمازیں پڑھنے لگ جاتی ہیں۔ یہاں بھی مَیں نے دیکھا ہے کہ شادی ہو جائے اور ذرا سی چوٹ لگ جائے یا اُمید سے ہو جائیں تو فوراً بیٹھ کر نمازیں پڑھنے لگ جاتی ہیں حالانکہ ضرورت کوئی نہیں ہوتی۔ اولمپک میں ایک چائنیز لڑکی گئی تھی اور وہ Pregnancy کے باوجود گولڈ میڈل جیت کر آگئی تھی۔ ہمارے یہاں ہوتا ہے کہ نماز ہی بیٹھ کر پڑھنے لگ جاؤ۔

🏵..... ایک بچی نے سوال کیا کہ میاں اور بیوی جب اکیلے ہوں تو کیا ایک صف میں باجماعت نماز پڑھ سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ عورت اور مرد ایک صف میں کھڑے نہ ہوں چاہے وہ میاں بیوی ہوں۔ بلکہ آگے پیچھے ہوں۔ لیکن اگر مجبوری ہو تو پڑھ بھی لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بعض اوقات جب سر درد کی تکلیف ہوتی تھی اور چکر آ رہے ہوتے تھے اور باہر باجماعت نماز پڑھنے نہیں جا سکتے تھے تو گھر میں نماز ادا کرتے اور ساتھ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو کھڑا کر لیا کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام نے اس کی وضاحت بھی فرمائی ہے کہ ------ کیونکہ مَیں باہر نہیں جا سکتا۔ اور ان کو اسلئے کھڑا کر لیا کرتا ہوں تا کہ میں گر نہ جاؤں اور سہارا لے سکوں ------ کیونکہ اسلام اتنا سخت نہیں ہے کہ اس میں Flexibility ہی نہ ہو۔ عمومی اُصول یہ ہے کہ بے شک میاں بیوی ہی ہیں تو صفیں بنائیں۔

🏵..... ایک بچی نے سوال کیا کہ ہمیں سالگرہ منانے سے منع کیا گیا ہے لیکن پھر بھی کچھ فیملیاں گھر میں کیک کاٹ کر تھوڑا سا کچھ کر لیتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھ سے لندن میں بھی کسی واقفہ نے یہ سوال کیا تھا کہ ہمیں سالگرہ منانے سے منع کیا گیا ہے تو مَیں نے کہا کہ بالکل نہیں منع کیا گیا۔ مگر ہمارا سالگرہ منانے کا طریقہ اور ہے۔ ہماری سالگرہ یہ ہے کہ صبح اُٹھو، دو نفل ادا کرو، خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ تمہارے پچھلے تمام سال اچھے گزر گئے اور آئندہ جو زندگی ہے وہ بھی اچھی گزرے اور کچھ صدقہ کرو۔ کسی غریب کو Charity میں دو تا کہ جو اتنے سارے لوگ بھوکے مر رہے ہیں اُن کو آپ کے کیک کے بدلے دو وقت کی روٹی مل جائے۔ یہ اصل سالگرہ ہے۔ احمدیوں کو اسی طرح منانی چاہیے۔ دعا پر بنیاد رکھنی چاہیے۔ اس لئے نفل پڑھو اور دعا کرو اور واقفہ نَو کو تو خاص طور پر اس طرح دعا کرنی ہے کہ پچھلی زندگی اچھی گزر گئی اللہ تعالیٰ آئندہ زندگی اچھی گزارے اور اپنے وقف کے عہد پر قائم رہنے کی توفیق دے۔ اور ہر پریشانی اور مشکل سے بچائے اور صحت دے تا کہ میں کام کر سکوں۔

🏵..... ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ عیسائیت میں مورمنز (Mormens) ایک فرقہ ہے جن کی احمدیت سے بھی کچھ مشابہت ہے۔ اُن کی بھی مخالفت ہوئی تھی۔ تو ہمارا ان کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مورمنز کے دو تین بڑے بڑے پادری اور لیڈرز مجھے لاس اینجلز میں ملنے آئے تھے۔ یہ لوگ یہاں امریکہ میں زیادہ ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور بائبل کی پیشگوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پوری ہو گئیں تو اس کے بعد عیسائیت میں جو بھی انہوں نے حوالے نکالے ہوئے ہیں وہ خود ان کی اپنی بنائی ہوئی باتیں اور چیزیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس مسیح موعود نے آنا تھا وہ بھی آ گیا۔ ہم ان سے لڑائی نہیں کرتے مگر بحث ضرور کرتے ہیں کہ بائبل کی جن پیشگوئیوں کے مطابق جس نے آنا تھا وہ آ گیا ہے اور اُس کے بعد جس مسیح موعود نے آنا تھا وہ بھی آ گیا۔ یہ فرقہ نسبتاً شریف ہے اور ہم سے اچھے تعلقات بھی رکھتے ہیں۔ ویسے تو سارے ہی عیسائی فرقے اچھے تعلقات رکھتے ہیں۔ اصل میں ان میں اب کوئی وزن نہیں رہا۔ نوے فیصد عیسائی برائے نام ہی ہیں۔ وہ چرچ جاتے ہیں اور شادی وغیرہ کرا لیتے ہیں اور اس کے علاوہ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

🏵..... ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا آپ ہمارے پاس آکر خوش ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابھی تک تو خوش ہی ہوں۔

🏵..... ایک بچی نے سوال کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو پاکستان کا جو صدر تھا وہ باہر نکالنا چاہتا تھا تو حضور انگلینڈ ہی کیوں گئے۔ کینیڈا، امریکہ وغیرہ کیوں نہیں گئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وہ باہر نہیں نکالنا چاہتے تھے بلکہ وہ تو روکنا چاہتے تھے۔ احمدیوں کے خلاف جو لاء (Law) تھا اُس میں اُس نے کچھ ترامیم کیں تھیں یعنی احمدی کلمہ نہیں پڑھ سکتے، نمازیں نہیں پڑھ سکتے مسلمانوں کی طرح کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جب خلیفۃ المسیح نمازیں پڑھائیں اور جمعہ پڑھائیں تو پولیس اُن کو گرفتار کر کے لے جائے۔ اُس وقت پھر احباب جماعت کے مشورے سے اور کئی لوگوں نے خوابیں بھی دیکھیں کہ حضور ملک چھوڑ دیں۔ اور جب ایئر پورٹ پر پہنچے تو وہاں بھی صدر کے آرڈر تھے کہ ان کو روکو اور ان کو جانے نہیں دینا لیکن جو آرڈر آفیسر کو ملے تھے اُس میں نام غلط لکھا ہوا تھا۔ بجائے مرزا طاہر احمد کے مرزا ناصر احمد لکھا ہوا تھا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت تھی۔ اور جو حضور کے پاسپورٹ پر ویزا لگا ہوا تھا وہ یو کے کا تھا اس لئے یہیں آنا تھا۔ پھر دوسرا یہ کہ یہاں عارضی طور پر آئے تھے مستقل نہیں رہنا تھا لیکن پھر یو کے میں ہی رہ گئے۔ کیونکہ یہ ایک طرح سے پوری دنیا کا ایک Hub اور مرکز ہے۔ وہاں سے تمام دنیا میں تقریباً برابر فاصلے سے جا سکتے ہیں اس لئے یو کے آکر رہ گئے اور وہیں کے ہو گئے اور اسی لئے میں بھی وہیں بیٹھا ہوا ہوں۔ تمہارے کینیڈا والے زور لگاتے رہتے ہیں کہ کینیڈا آجائیں چھ مہینے یہاں آکر رہیں۔ لیکن یہاں آکر وقت کا ہی پتہ نہیں چلتا۔ مَیں نے پاکستان بات کرنی ہوتی ہے تو بارہ گھنٹے کا فرق ہے۔ وہاں سے ہر جگہ کا تقریباً ٹائم کا فرق پانچ سے چھ گھنٹے ہے اُس سے آدمی اپنے آپ کو ایڈجسٹ کر لیتا ہے۔

اس کے بعد ایک بچی نے پنجابی نظم پڑھی۔

اسیں اُن قلندری دیوانے مہدی پاک دے
اللہ دے پیارے نبی محمدؐ دی خاک دے

اس کے بعد حضور نے پوچھا کہ جس نے یہ نظم پڑھی ہے اُسے پنجابی سمجھ بھی آتی ہے؟ پھر فرمایا کہ پہلے جو سوال کیا تھا کہ خوش ہیں کہ نہیں تو اس کا جواب ہے کہ اس نظم پر عمل کر لو تو ہم خوش ہی خوش ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے تمام واقفات میں چاکلیٹ، پین اور اسکارف تقسیم فرمائے۔ اور کلاس کے آخر میں فرمایا کہ یہ اسکارف اس لئے دیئے ہیں کہ انہیں بغیر شرمائے پہنو۔

واقفات نَو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس سات بج کر تیس منٹ پر ختم ہوئی۔